

”رمضان المبارک تربیت کا مہینہ ہے۔“
اس حوالے سے ڈاکٹر محمد عقیل کی خوبصورت تحریر: بے قابو کار

”اگر میں تمہیں ایک شاندار کار تحفے کا طور پر پیش کروں تو کیسا ہے؟“ سائنس دان نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کر کہا۔ یہ سن کر بیٹے کی باچھیں کھل اٹھیں۔

”یہ کار دنیا کی جدید ترین کاروں میں سے ایک ہے۔ لیکن اس میں ایک خامی ہے۔“ باپ نے کہا۔
”وہ کیا؟“ بیٹے نے تشویش بھرے لہجے میں استفسار کیا۔

”یہ کار اپنی مرضی سے چلتی اور اپنی مرضی سے رکتی ہے۔ اس کے چلنے اور رکنے کا سسٹم ڈرائیور کے ہاتھ میں نہیں۔ نیز یہ کہ اس کی یہ خامی دور نہیں ہو سکتی۔“ باپ نے کہا۔

یہ خبر سن کر بیٹے کی امیدوں پر اوس پڑ گئی اور اس نے کہا!

”اباجان! ایسی سواری کس کام کی کہ جب اسے روکیں تو چلے، اور جب چلائیں تو وہ رکے۔ ایسی کار بد مستی میں کسی راہ گیر کو پھنسا سکتی، کسی اونچائی سے گر سکتی اور کسی مکان کو گر سکتی ہے۔ یہ کار منزل تک پہنچانے کی بجائے منزل سے دور کرنے کا سبب ہے۔ اس سے تو بہتر یہی ہے کہ میں بے کار ہی رہوں۔“

میرے خیال میں اگر میں اور آپ بھی اس فرزند رشید کی جگہ ہوتے تو یہی کرتے۔ لیکن حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ہم ایسی کار کو تو ناکارہ سمجھتے ہیں جو اپنے مالک کے قابو میں نہ ہو لیکن اس شخصیت کو کچھ نہیں کہتے جو نفس کو قابو کرنے کی بجائے اسی کے ہاتھوں پر غمال بن چکی ہو۔

انسانی نفس جب قابو سے باہر ہو جاتا ہے تو پھر جسم کا ہر عضو اس کی خواہشات کے تابع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کبھی آنکھیں فحش مناظر دیکھنے پر مجبور ہو جاتی ہیں تو کبھی زبان بدکلامی کرتی ہے۔ کبھی ہاتھ دوسروں کے گریبان تک پہنچتے تو کبھی پاؤں بدی کی راہ پر نکل پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ حواس خمسہ کے ساتھ دیگر اعضاء، دل اور دماغ سب سفلی خواہشات کے قابو میں آ جاتے ہیں اور بندہ شیطان کے بنائے ہوئے نقش قدم پر چلتا ہوا اپنے رب سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

روزہ اسی منہ زور گھوڑے کو قابو کرنے کا نام ہے۔ یہ مہینہ تربیت کا مہینہ ہے۔ یہ ٹریننگ بھوک، پیاس اور جنسی ضروریات سے اجتناب کے ذریعے انسانی نفس کے سفلی تقاضوں کو کمزور کرتی اور بالآخر اس کا کنٹرول انسان کے ہاتھ میں دے دیتی ہے۔ اس ایک ماہ کی تربیت سے انسان کا پورا وجود اللہ کی بندگی میں رہنے کی مہارت حاصل کر لیتا ہے۔ پھر رمضان کے بعد وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اگلے گیارہ ماہ منہ زور نفس کی خواہشات کو اپنے قابو میں کر سکے۔

اگر کوئی اس تربیت سے بھی اپنے آپ پر قابو نہ پاسکے تو وہ نفس اسی ناکارہ کار کی مانند ہے جو کسی کام کی نہیں اور جس کا استعمال پر خطر بھی ہے اور منزل گریز بھی۔